خداوند مسیح جی اُٹھا ہے

لوقا24:33-34

پس وہ اُسی گھڑی اُٹھ کر یروشلیم کو لوٹ گئے اور اُن گیارہ کو اور اُن کے ساتھیوں کو اکٹھا پایا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ خداوند بے شک جی اُٹھا اور شمعون کو دکھائی دیا ہے۔

بائبل مقدس کا مرکزی مضمون، ایک ایماندار کی زندگی میں ایمان کی مرکزی شِک۔ یسوع مسیح مر گیا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ قیامت المسیح ایک ہلا دینے والا ایمان ہے۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنا میڈیکل سائنس اور ہمارے روزمرہ کے تجربات کے مخالف ہے۔ موت برقرار رہتی ہے۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا دعوہ انتہائی نا قابل یقین وفہم ہے۔

یہ بھی عجیب کہ میسیحیت کا بانی مر گیا تھا پھر زندہ ہو گیا اور اس بات کا دعوہ نہ کوئی سائنس دان، نا کوئی ماہر نفسیات نہ ہی کوئی عظیم رہنما کر سکا۔ یہ نا صرف مسیح کا دعوہ ہے بلکہ مسیحی ایمان کی بنیاد مسیح کا مُردوں میں جی اُٹھنا ہے۔ اکرنتھیوں 15:17 اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو ہمارا ایمان بے فائدہ ہے اور ہم ابھی تک اپنے گناہوں میں ہیں۔ بائبل مقدس کی بنیادی تعلیم برائے گناہ سے معافی اور نجات دونوں مسیح کے جی اُٹھنے پر بنیاد کرتے ہیں۔ اگر مسیح زندہ نہیں ہوا تو میسیحیت کی تعلیم اور عقیدے اور نظریات سب زمین بوس ہیں۔

بائبل مقدس میں بہت سے معجزات کا زکر ہے جن میں سمندر کا دو حصے ہو جانا، پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو کھل جانا، لیکن مُردوں میں سے جی اُٹھنا محض اور معجزوں کی طرح کوئی معجزہ نہیں ہے۔ بائبل کی ساری تعلیم اور عقیدہ صرف ایک حقیقت پر کھڑا ہے کہ مسیح جی اُٹھا ہے۔ اکرنتھیوں 15:14-19 اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو ہماری منادی بے فائدہ ہے اور ہم مسیح کے جھوٹے گواہ ٹھہرے۔ کیونکہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا ہے۔۔۔ اور اگر ہم صرف اسی زندگی میں مسیح سے اُمید رکھتے ہیں تو ہم سب آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔ اور بائبل مقدس کا یہ مقصد نہیں آپ بائبل کی اس تعلیم کو چھوڑ کر باقی تعلیمات پر ایمان رکھ کر گذارا کر سکتے ہیں۔ بائبل کا دعوہ یہ ہے اس کی تمام تعلیم صرف ایک اس واقعہ پر انحصار کرتی ہے۔ یہی ٹھوس بنیاد ہے۔ اور یہ ایک واقعہ سچ نہیں تو باقی سب کچھ جھوٹ ہے۔ تمام انجیلی بیان یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کا بیان کرتے ہیں لیکن لوقا کے ابواب 23-24 سے پڑھنا شروع کریں۔ جب آپ ان واقعات کو پڑھیں گے جو مسیح کی موت دفن اور جی اُٹھنے سے متعلق ہوئے تو حیران ہونگے۔۔

1۔ کہ لوگ کس قدر بدکار تھے اور اپنی طاقت اور اختیار کو بچانے کے لیے کس حد تک جھوٹ بولتے ہیں۔ (آج بھی لوگ ایسے ہی ہیں)

2۔ کہ یہ واقعہ کس قدر تفصیلات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس میں مخصوص لوگوں اور خاص جگہوں کے نام تک کا زکر موجود ہے۔

3۔ کس قدر سب کچھ تمام دنیا کے سامنے ہوا، کچھ بھی پوشیدگی میں نہیں ہوا یا کہیں دور نہیں ہوا جہاں صرف مسیح کے گواہان موجود تھے۔ پورے واقعہ میں بادشاہ کا محل، لوگوں کا ہجوم، تمام واقعہ یروشلیم کے وسط میں ہوا جہاں ہر کوئی دیکھ سکتا تھا۔ اور پھر گلگتہ جہاں پورا شہر مصلوبیت کے مناظر کو دیکھ سکتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں چشم دید گواہ موجود تھے۔

4۔ یسوع مسیح خداوند کا ترس اُن لوگوں کے لیے جو اُس کو مصلوب کر رہے تھے۔ مسیح خداوند نے کوئی بلوہ کرنے کی کوشش نہیں کی، بلکہ معافی

کا علان کی اور ترس کا اظہار کیا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ واقعی رونما ہوا تھا؟ کیا ہم اس سب پر بھروسہ کر سکتے ہیں؟ کیا ایسی نا قابل بیان و یقین بات کر یقین کر سکتے ہیں؟ اس مضمون پر بہت کچھ جا سکتا ہے لیکن میں آپ کے سامنے 3 کُلیدی ثبوت رکھوں گا کہ میں کیوں ایمان رکھتا ہوں کہ مسیح خداوند واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

1۔ نبوتی بیانات

مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا بیان نبیوں کی معرفت مسیح کی پیدائش سے کئی سو سال پہلے ہوا تھا۔ بلکہ مسیح کی ذات کے متعلق پرانے عہد نامے میں 60 سے ذیادہ پیشن گوئیاں موجود ہیں اُس کے نسب نامے کے متعلق، اُس کی معجزانہ پیدائش (یسعیاہ 14:7) اُس کی پیدائش کے سال (دانی ایل 9:25-27) اُس کی جائے پیدائش (میکاہ 5:2) اُس کی زندگی کے خاص واقعات (زکریاہ 9:9، 11:11-13) اُس کی موت اور اُس کے جی اُٹھنے سے متعلق پیشن گوئیاں (یسعیاہ 53:1-9 اور زبور 22:16-18)۔ اور ان میں بعض ایسی واضح پیشن گوئیاں ہیں کہ نقاد کہتے ہیں کہ مسیحیوں نے مسیح کی زندگی کے بعد یہ سب کچھ پرانے عہد نامے میں شامل کر دی ہیں اور اب کہتے ہیں کہ یہ نبوتیں ہیں۔ بحر حال جب بحرِ مُردار کے طومار دریافت ہوئے تو اُن میں پرانے عہد نامہ کی کتب بھی شامل تھیں جنہوں نے نقادوں کے ان الزامات کو تہس کر کے رکھ دیا تھا کیونکہ اُس دریافت کردہ طوماروں کا متن اور ہمارے ہاتھ میں بائبل کے متن میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اور وہ طومار 100 سے 200 قبل مسیح تک پُرانے تھے۔ ان طوماروں سے ثابت ہوا کہ مسیح خداوند سے متعلق پیشن گوئیاں کم از کم 200 سال مسیح کی پیدائش سے پہلے کی ہیں۔ اس لیے مسیح کے شاگردوں کے لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ غلط بیانی کے ساتھ مسیح سے متعلق کچھ پرانے عہد نامے میں شامل کر دیتے۔ یہ تمام عجیب سچائیاں ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ مسیح واقعی مر گیا دفن ہوا اور پھر تین دن ک بعد جی اُٹھا۔

2۔ مسیح کے وفادار گواہان

چک کولسن نام کا ایک شخص تھا جو امریکی صدر ریچڈ نکسن کے لیے کام کرتا تھا لیکن اُس کو جیل میں ڈال دیا گیا تھا کیونکہ وہ واٹر گیٹ سکینڈل میں مجرم پایا گیا تھا۔ یہ تمام دنیا کو معلوم ہے لیکن جو بہت کم لوگوں کو معلوم ہے وہ یہ کہ وہ جیل میں جا کر مسیحی ہو گیا تھا۔ مسیح خداوند کو اپنی زندگی دے دی اور جیل سے رہا ہو کر قیدیوں میں خداوند کی انجیل کی منادی کرنے کی خدمت کا آغاز کیا۔ چک کولسن کے ان الفاظ پر غور کریں "میں ایمان لایا ہوں، یقین کرتا ہوں کہ مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا حقیقت ہے، واٹر گیت نے یہ مجھ پر ثابت کیا ہے۔ کیسے؟ کیونکہ 12 لوگ اس بات کے گواہ تھے کہ یسوع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے انہوں نے اس سچ کا دعوہ کیا اور چالیس سال تک اس کی منادی کی اور ایک بار بھی اس سے منکر نہیں ہوا سب کے سب، کوئی جیل ڈالا گیا، کسی کو اذیت دیکر مار ڈالا اور کسی کو جلا وطن کر دیا گیا۔ اگر مسیح کا جی اُٹھنا سچ نہیں تھا تو وہ یہ تمام صوبتیں برداشت نہ کرتے۔ واٹر گیٹ نے بارہ مضبوط ترین لوگوں کو لیا تھا لیکن یہ بارہ لوگ تین ہفتے تک اس جھوٹ کو چھپا نہیں سکے۔ لیکن بارہ شاگردوں نے اس سچ کے لیے ۴۰ سال تک اذیتیں برداشت کیں، نا قابل بیان، نا قابل یقین! رسولوں

کی گواہی بھی لائق بھروسہ ہے کیونکہ انہوں نے ایسی باتیں اپنی تفصیلات میں بیان کی ہیں کہ اگر کوئی جھوٹ کہہ رہا ہوتو ان باتوں کو درمیان سے حفظ کر دے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔انہوں نے اُس بحث کا بھی زکر کیا ہے کہ خدا کی بادشاہی میں ان میں سے بڑا کون ہوگا؟ (متی ۲۰) انہوں نے یہ بھی لکھا کہ کس طرح جب مسیح گرفتار ہوا تو وہ سب ڈر کے مارے سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے (مرقس ۱۴) انہوں نے پطرس کا وہ واقعہ بھی لکھا جہاں اُس نے مسیح خداوند کا تین بار انکار کیا تھا۔ یہ تمام باتیں شرمندہ کرنے والی ہیں لیکن ان سے معلوم پڑتا ہے کہ رسول کمزور انسان تھے اور ان سے غلطیاں بھی ہوئیں۔ یہ ساری چیزیں تزکرہ کے لائق نہیں جب آپ ایک بہت بڑے واقعہ کے متعلق جھوٹ بولنے جا رہے ہوں۔ کہ سب چیزوں کی بنیاد مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔سو، کیوں رسولوں نے اس تمام تفصیلات کا زکر کیا؟ کیونکہ یہ سب کچھ سچ تھا۔

اور پھر مسیح کے جی اُٹھنے کے گواہان نے اور بھی ثبوت پیش کیے جو فی زمانہ عجیب سے تھے۔! بائبل کے مطابق پہلے لوگ جنہوں نے زندہ مسیح کو دیکھا وہ عورتیں تھیں۔ یہ حیران کُن ہے کیونکہ مسیح کے زمانے میں عورت کو عدالت میں گواہی دینے کا اختیار نہیں تھا ان کو نا قابل بھروسہ کہا جاتا تھا۔بائبل مقدس کے واقعات کو پڑھیں، شاگردوں نے عورتوں کی زبانی یہ سُنا اور انہوں نے بھی اس بات کا یقین نہیں کیا تھا۔عورتوں کو پہلے چشم دید گواہان کے طور پر پیش کرنا مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی دلیل کو ہلکہ کر سکتا تھا اوروں کی نگاہ میں مشکوک کر دیتا کہ آیا یہ سچ ہے یا نہیں؟ بہترین دلیل یہ ہے کہ جو سچ تھا وہی لکھا گیا۔

اور پھر آچارِ قدیمہ کے دریافتیں بھی اس شاگردوں کے سچ پر مہر ثبت کرتی ہیں۔جگہیں جن کا انہوں نے زکر کیا، حالات اور واقعات جن کا انہوں نے زکر کیا، ان تمام تفصیلات سے متعلق جو دریافتیں ہو رہیں ان کو سامنے رکھ کر بھی شاگردوں کی گواہی کو نا ماننا مشکل ہے۔اور پھر جو چشم دید گواہ تھے ان کو بھی اذیتیں ہی ملیں نہ کہ دھن دولت اور آسائشیں۔مسیح کے پہلے شگرد نا امیر ہوئے، نہ اُن کے پاس کوئی اختیار تھا اور نہ ہی وہ مشہور تھے۔لوگ اس لیے بھی جھوٹ کہتے ہیں کہ شائد زندگی میں اُن کو کچھ حاصل ہوگا، لیکن یہ عجیب ہوگا کہ کوئی بہت بڑا اگر وہ جھوٹ بولے لیکن بدلے میں اُن کو صرف اذیتیں ہی ملیں۔تاریخ سے ثابت ہے کہ نئے عہدنامے کا بڑا حصہ جیل میں سے لکھا گیا۔انہوں نے اذیتوں سے ڈر کر اپنی گواہی نہیں بدلی بلکہ انہوں نے دلیری کے ساتھ منادی کی کہ یسوع واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا۔اور درحقیقت تمام شاگرد (اور بڑی تعداد میں ابتدائی کلیسیاہ کے لوگ بھی) اذیتیں اُٹھا کر قتل ہوئے لیکن مسیح کے جی اُٹھنے کے بارے میں گواہی تبدیل نہیں کی۔ زیادہ تر شہید ہوئے، جیلوں میں مر گئے، جلاوطنی میں مر گئے لیکن مسیح کے جی اُٹھنے کی منادی سے منکر نہیں ہوئے۔

3۔یروشلیم میں کلیسیاہ

فرض کریں کہ مسیح جی نہیں اُٹھا تو دنیا میں وہ کون سی جگہ ہے جہاں آپ کلیسیاہ شروع نہیں کریں گے؟ یروشلیم! آپ لوگوں کو کسی اور خطے میں جا بیوقوف بنا سکتے ہیں یا پھر بہت عرصہ کے بعد لوگوں کو جھوٹی کہانیوں سے بے وقوف بنا سکتے ہیں۔لیکن یروشلیم میں نہیں! کیونکہ انجیلی بیانات کی تصدیق یروشلیم میں زیادہ آسانی سے کی جاسکتی تھی۔ کیونکہ یہیں تو سب کچھ ہوا تھا۔ بائبل میں جگہوں اور لوگوں کے نام لکھے تھے جن کے بارے میں تحقیق ہوسکتی تھی۔ اگر کسی نے یہ واقعات نہ بھی دیکھے ہوں تو بھی وہ لوگوں سے پوچھ پاچھ کر کے سچ کا پتہ لگا سکتا تھا۔اور

اگر واقعہ میں سچ نہیں تھا تو یروشلیم آخری خطہ تھا جہاں کلیسیاہ شروع کی جاتی۔ پھر یسوع کے بدن کے بارے میں بھی سوال ہے کہ وہ کہاں ہے؟ بااختیار لوگ چاہتے تو یسوع کا مُردہ بدن عوام کے سامنے پیش کر کے اس نئے مسیحی مذہب کے شروع ہونے سے پہلے ہی دھجیا بکھیر دیتے۔ رومی حکومت نہیں چاہتی تھی کہ مسیحیت کا آغاز ہو۔ اُس دور کے مذہبی رہنما نہیں چاہتے تھے کہ مسیحی مذہب شروع ہو۔ کیونکہ انہوں نے مسیح کو قتل کیا تھا۔ ایسا کیوں نہیں ہوا کہ وہ مسیح کے مُردہ بدن کو گلیوں میں چکر لگواتے اور ثابت کرتے کہ جس کے جی اُٹھنے کی گواہی شاگرد دیتے ہیں وہ دراصل یہ ہے، مر چکا ہے اور یہ رہی اُس کی لاش! مسیحیت وہیں ختم ہو جاتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور کوئی ایسے تاریخی شواہد بھی نہیں کہ کسی نے ایسا کیا ہو۔ بلکہ اس کے برعکس ہوا۔ سب سے پہلا مسیحیت کا مرکز، مسیح کے جی اُٹھنے کے فوری بعد یروشلیم شہر میں تھا۔ جس میں ممبران کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ باقی تمام کلیساؤں کے لیے رہنما کا کام کرتا تھا تاوقت رومیوں نے شہر کا جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں ایماندار اُس شہر میں موجود تھے جہاں یہ سب کچھ وقوع میں آیا تھا۔ سچ بات یہ ہے کہ لوگوں نے ان تمام واقعات کی تحقیق کی اور ان تمام دعووں کو سچ پایا۔ سینکڑوں کی تعداد میں یسوع مسیح کی عدالت کاروائی، اُس کی موت، دفن اور جی اُٹھنے کے گواہ تھے۔ میں ان باتوں کو بیان کرنے میں مزید بہت کچھ لکھ سکتا ہوں لیکن یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے ایمان کی تقویت کا سبب ہیں۔ لائق بھروسہ کہ کیونکہ یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا سچ اور ایمان رکھنے کے لاق ہے۔ پھر اب کیا کریں؟ یسوع مسیح واقعی مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اس کا میری زندگی کے لیے کیا مطلب ہے۔

اس کا مطلب ہے ہم نجات پا سکتے ہیں

اگر مسیح کے جی اُٹھنے کے واقعات سچ ہیں تو پھر باقی بھی سب کچھ جو بائبل میں ہے وہ سچ ہے۔۔ یسعیاہ 6:53۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے اور ہم سے ہر کوئی اپنی راہ کو پھرا۔ بائبل مقدس میں آسمان سے متعلق بھی لکھا ہے۔ اور مکاشفہ 27:21 میں لکھا ہے کہ اُس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی بات گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہو گا مگر وہی جن کے نام برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔ بائبل میں لکھا ہے آسمان میں کوئی ناپاک چیز داخل نہیں ہو گی۔ پاک ہونے کی کوشش ایسی ہی ہے جیسے چاند کو چھونے کیا کوشش۔ کوئی قریب بھی نہیں جا سکتا ہے۔ خدا کی کاملیت گناہ گار ہو کو کبھی اپنے کامل آسمان میں داخل نہیں ہونے دے گی۔ اور خدا کا عدل گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہے۔ سزا لازم ہے۔ راست جج صرف اس لیے گناہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔۔ جج ہمیشہ قانون کی پاسداری کرتا ہے۔ لیکن خدا کیسے گناہگار انسانوں کے لیے عادل بھی ہو سکتا ہے اور رحیم بھی؟ جب ہم یسوع کی صلیب پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں حل دکھائی دیتا ہے۔ یسعیاہ 6:53 ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر کوئی اپنی راہ کو پھرا اور خدا نے ہماری ساری بدکاری اُس پر لاد دی، یہاں عدال بھی کیونکہ گناہ کی سزا مل گئی، اور رحم بھی کیونکہ یسوع مسیح نے اپنے اُوپر ہمارے گناہوں کی سزا لے لیے۔ رومیوں 26:3 بلکہ اسی وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہوتا کہ وہ خود بھی عادل رہے اور جو یسوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔

پھر یسعیاہ 5:53 حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاری کے سبب سے کُچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اُس پر سیاست ہوئی تا کہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ یسوع مسیح مجسم خدا ہے خدا انسان بن کر دنیا میں آیا تا کہ وہ ہمارا فدیہ ہو اور ہمیں چھڑا لے۔ اس لیے مسیح نے کہا تھا (اکرنتھیوں 15:55-57) اے موت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ اے موت تیری فتح کہاں رہی؟ موت کا ڈنک گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت ہے مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خدؔاوند یسوع مسیح کے وسیلے سے فتح بخشتا ہے۔ لیکن جب تک مسیح آپ کا شخصی نجات دہندہ نہ ہو وہ محض ایک اور معجزہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ اور جب تک کوئی اقرار نہ کرے کہ وہ اپنی کاوش سے آسمان میں نہیں جا سکتا۔ اور کہ وہ خدا کی سزا کا حق دار ہے۔ جب تک ہم یہ ایمان نہ لے آئیں کہ یسوع ہمارے لیے مر گیا اور ہمارے لیے اُس نے خدا کے غضب کا سامنا کیا۔ جب تک کہ آپ شخصی طور پر نہ پکاریں کہ وہ آپ کا نجات دہندہ ہے۔ مسیح کا جی اُٹھنا صرف ایک معجزہ ہی ہے۔ لیکن یہ صرف معجزہ سے کہیں بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے یہ آپ کے لیے بھی زندگی کا معجزہ بن سکتا ہے۔ رومیوں 10:9-10 اگر تو اپنی زبان سے یسوع مسیح کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو تو نجات پائے گا۔ کیانکہ راستبازی کے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لیے منہ سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اس لیے اگر آپ نے ابھی تک مسیح یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ نہیں مانا تو ابھی وقت ہے آپ اُسکو اپنا نجات دہندہ مان سکتے ہیں یسوع آپ سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اُس نے اپنی جان آپ کے لیے دے دی۔ (یسوع کی نگاہ میں آپ قیمتی ہیں) وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس پر اپنا بھروسہ رکھیں۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اُس کے پاس ایمان سے آئیں۔ آپ کو گناہوں کی معافی کے لیے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یسوع صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ ایمان کے ساتھ آئیں۔ اگر آپ نے ایسا کبھی نہیں کیا تو ابھی کریں۔ وہ زندہ ہے، یسوع زندہ ہے! آمین!